رمضان المبارک کا مقصد

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

رمضان المبارک کا مقصد

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2025 کے ذریعہ شائع کردہ

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

رمضان المبارک کا مقصد

پہلا ایڈیشن۔ 04 فروری 2025۔

کاپی رائٹ ©2025 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

مندرجات کا جدول

مندرجات کا جدول

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

رمضان المبارک کا مقصد

اچھے کردار پر 500 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔ اور ہمارے بھائی حسن کا خصوصی شکریہ، جن کے سرشار تعاون نے شیخ پوڈ کو نئی اور دلچسپ بلندیوں پر پہنچا دیا ہے جو ایک مرحلے پر ناممکن لگ رہا تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com پر دی جا سکتی ہیں۔

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب میں رمضان کے مقدس مہینے کے مقاصد پر بحث کی گئی ہے۔ یہ بحث قرآن مجید کے باب 2 البقرہ، آیات 183-185 پر مبنی ہے:

’’ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ دنوں کی محدود تعداد میں]روزہ رکھنا[۔ پس تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد برابر ہے۔ اور ان لوگوں پر جو]روزہ رکھ سکتے ہیں لیکن مشقت کے ساتھ [- فدیہ]بطور [ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا۔ اور جو شخص خیر خواہی کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ لیکن روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ رمضان کا مہینہ]وہ ہے [جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت اور معیار کی واضح دلیلیں ہیں۔ پس جس نے مہینہ کا چاند دیکھ لیا وہ روزہ رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا ہے اور تم پر مدت پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس کے لیے جو اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔ اور شاید آپ شکر گزار ہوں گے۔"

زیر بحث اسباق کو نافذ کرنے سے مثبت خصوصیات کو اپنانے میں مدد ملے گی۔ مثبت خصوصیات کو اپنانا دماغ اور جسم کے سکون کا باعث بنتا ہے۔

رمضان المبارک کا مقصد

باب 2 – البقرہ، آیات 183-18 5

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ١٨٣

أَيَّامٗا مَّعۡدُودَٰتٖۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٖ فَعِدَّةٞ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَۚ وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدۡيَةٞ طَعَامُ مِسۡكِينٖۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرٗا فَهُوَ خَيۡرٞ لَّهُۥۚ وَأَن تَصُومُواْ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ١٨٤

’’ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

دنوں کی محدود تعداد میں]روزہ رکھنا[۔ پس تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد برابر ہے۔ اور ان لوگوں پر جو]روزہ رکھ سکتے ہیں لیکن مشقت کے ساتھ [- فدیہ]بطور [ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا۔ اور جو شخص خیر خواہی کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ لیکن روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔

رمضان کا مہینہ]وہ ہے [جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت اور معیار کی واضح دلیلیں ہیں۔ پس جس نے مہینہ کا چاند دیکھ لیا وہ روزہ رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا ہے اور تم پر مدت پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس کے لیے جو اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔ اور شاید آپ شکر گزار ہوں گے۔"

جب اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے اندر مومنین کو پکارتا ہے تو اس کی پکار اکثر ان کے ایمان کے زبانی دعوے کو عملی جامہ پہنانے سے جڑی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ عمل کے بغیر ایمان کا زبانی دعویٰ اسلام میں بہت کم اہمیت رکھتا ہے۔ اعمال وہ ثبوت اور ثبوت ہیں جن کو حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ دونوں جہانوں میں اجر و رحمت حاصل ہو۔ باب 2 البقرہ، آیت 183:

"...اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں "

روزہ ایک بہت ہی منفرد نیک عمل ہے کیونکہ یہ دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور دوسرے پوشیدہ اعمال کے برعکس دن بھر ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک شخص کو اپنے روزے کو اپنی بہترین استطاعت تک پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور دوسروں کو مطلع کر کے اپنے ثواب کو خراب کرنے سے گریز کرنا چاہیے، الا یہ کہ وہ مجبور ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سنن نسائی نمبر 2219 میں موجود ایک آسمانی حدیث میں فرماتا ہے کہ روزہ خاص اس کے لیے ہے اس لیے وہ اس کا براہ راست بدلہ دے گا۔ اس براہِ راست اجرِ خیر کا مطلب یہ ہے کہ وہ روزہ دار کا اجر ہے، یعنی جو شخص باقاعدگی سے روزے رکھتا ہے اسے آخرت میں اللہ تعالیٰ کی دیدار کرنے کا موقع دیا جائے گا، یہ ایک ایسا اجر ہے جس کی عظمت میں کوئی برابر یا حد نہیں ہے۔

روزہ انسان کے ہر پہلو پر قفل لگا دیتا ہے اس لیے صحیح طریقے سے روزہ رکھنے والا ہر قسم کے زبانی اور جسمانی گناہوں اور لغو باتوں سے بچتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی نیت، قول اور فعل پر زیادہ قابو رکھے، جیسا کہ جو شخص روزے کی حالت میں گناہوں مثلاً جھوٹ بولنے پر لگا رہتا ہے، اسے جامع ترمذی کی حدیث نمبر 707 میں تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اپنے روزے کو ضائع کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ حقیر ہو جائے۔ درحقیقت سنن ابن ماجہ نمبر 1690 میں موجود ایک اور حدیث متنبہ کرتی ہے کہ بعض لوگوں کو روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

روزے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ انسان روزہ کی حالت میں جو محتاط رویہ اختیار کرتا ہے اسے ان دنوں تک جاری رکھا جاتا ہے جب وہ روزہ نہیں رکھتے، تاکہ وہ گناہوں اور لغو باتوں سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت پر ثابت قدم رہیں۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ راستبازی کی طرف لے جاتا ہے جو زیر بحث اہم آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 183:

’’اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔‘‘

اس کے علاوہ روزہ رکھنے سے انسان کی بری خواہشات کم ہوتی ہیں۔ یہ بھوک، پیاس اور روزہ دار کے گناہوں سے بچنے کی زیادہ کوشش کے ذریعے غرور اور گناہوں کی ترغیب کو روکتا ہے۔ روزہ پیٹ کی بھوک اور نفسانی خواہشات کو روکتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اکثر دوسرے بہت سے گناہوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ ان دونوں خواہشات کو پورا کرنے کی خواہش اکثر دوسری حرام چیزوں کی خواہش سے زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا جو شخص روزے کے ذریعے ان پر قابو پالے گا اس کے لیے کمزور خواہشات پر قابو پانا آسان ہو جائے گا۔ یہ حقیقی راستبازی کی طرف جاتا ہے۔

اس لیے ایک مسلمان کو روزے کے اعلیٰ درجے کو حاصل کرنے اور اس کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنی نیت، قول اور فعل پر قابو پالیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ثابت قدم رہیں اور تمام گناہوں اور لغو باتوں سے بچیں خواہ وہ روزہ نہ ہوں۔

آخر میں فرض روزے رکھنا اس قدر اہم اور قیمتی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 723 کی حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر کسی شخص کا ایک فرض روزہ بھی بغیر کسی صحیح وجہ کے چھوٹ جائے تو وہ اس کی قضا نہیں کر سکے گا خواہ وہ ساری

زندگی روزے رکھے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق اپنے فرض روزوں کو صحیح طریقے سے ادا کرنے اور نفلی روزے رکھنے کی پوری کوشش کریں۔

باب 2 البقرہ، آیت 183:

’’اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ "

اس کے علاوہ یہ آیت قرآن کریم میں موجود بے شمار میں سے ایک اور دلیل ہے جو یہ واضح کرتی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک صالح نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ روزہ جیسے اعمال صالحہ کے ذریعے اپنے ایمان کو حاصل نہ کر لے۔ نیکی ایک پودے کی مانند ہے جو پھل پھول کر مزیدار پھل پیدا کرتا ہے۔ جس طرح ایک پودا سورج کی روشنی کے بغیر پرورش حاصل کیے بغیر پھول نہیں سکتا، اسی طرح انسان کا ایمان بھی ایسا نہیں پھول سکتا کہ وہ نیک اعمال کی صورت میں پرورش کے بغیر نیکی حاصل کر سکے۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے۔ درحقیقت، جو شخص صرف زبانی طور پر اسلام پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اور جسمانی عمل سے اپنے دعوے کی حمایت میں ناکام رہتا ہے، اسے اپنے ایمان کو کھو جانے کا خوف ہونا چاہیے۔ جس طرح وہ پودا جو پرورش حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے وہ آخر کار مر جاتا ہے، اسی طرح اگر وہ اچھے اعمال سے اس کی پرورش نہ کر سکے تو ان کا ایمان بھی ٹھیک ہو سکتا ہے۔

اس فرض کی مشقت کو کم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ واضح فرماتا ہے کہ پچھلی امتوں کو بھی روزے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس سے مسلمانوں کو یاد دلاتا ہے کہ انہیں کوئی ایسی مشکل یا بھاری ذمہ داریاں نہیں دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں نے نہ اٹھائی ہوں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید

کے متعدد مقامات پر اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ کسی شخص پر کبھی کسی ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ باب 2 البقرہ، آیت 286:

"اللہ کسی جان کو اس کی طاقت کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں دیتا۔"

اس حقیقت کو ذہن میں رکھنے سے ایک مسلمان کے لیے اسلام کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا آسان ہو جائے گا، کیونکہ ان میں سے کچھ لوگوں کی خواہشات کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ ایک شخص کو ایک عقلمند مریض کی طرح برتاؤ کرنا چاہیے جو اپنے ڈاکٹر کے طبی مشورے کو قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہترین ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ انہیں دیے گئے علاج کے منصوبے کو سنبھال سکتے ہیں، اس حقیقت کے باوجود کہ انہیں کڑوی دوائیں تجویز کی جاتی ہیں اور ایک سخت خوراک کا منصوبہ۔ جس طرح یہ عقلمند مریض اپنے ڈاکٹر کے طبی مشورے کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون حاصل کرے گا اسی طرح وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے سپرد کی گئی ذمہ داریوں کو قبول کرے گا اور اسے پورا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ لوگوں کو یہ یاد دلانے کے ذریعے روزے سے منسلک مشکلات کو مزید کم کرتا ہے کہ یہ سال میں صرف چند دنوں کے لیے ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 184:

"...]روزے [محدود دنوں کے لیے "

حسب معمول، اللہ تعالیٰ اس فرض کو ادا کرنے سے قاصر افراد کے لیے رعایت دیتا ہے، جیسا کہ وہ دوسرے تمام فرائض کے لیے کرتا ہے، کیونکہ اسلام ایک ایسا مذہب اور طرز زندگی ہے جو انسانوں

کی فطرت کے مطابق بنایا گیا ہے اور اس لیے ان کی حدود اور کمزوریوں کا احترام کرتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 184:

"... پس تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں کی اتنی ہی تعداد]قضاً [ہے۔ اور ان لوگوں پر جو]روزہ رکھ سکتے ہیں لیکن مشقت کے ساتھ [- ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ]متبادل کے طور پر[۔

اسلام ہر حال میں ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ان کی مدد کرنا واجب ہے، بعض میں یہ جرمانہ یا فدیہ ہے اور بعض صورتوں میں یہ ایک رضاکارانہ نیکی ہے جس کا بہت زیادہ اجر ہے۔ یہ دوسروں، خاص طور پر ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اسلام ایسے خود غرض طرز زندگی کی تبلیغ نہیں کرتا جس کے تحت انسان صرف اپنی اور اپنے خاندان کی پرواہ کرتا ہے، جیسا کہ جانور بھی اس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اس کے بجائے، اسلام لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس سے اوپر اٹھیں اور اپنے ذرائع کے مطابق دوسروں کی مدد کریں، جس میں دوسروں کی مالی، جسمانی اور جذباتی مدد شامل ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ہر مسلمان اسلام کے اس بنیادی اصول پر صحیح معنوں میں عمل کرے تو اس روئے زمین پر وہ کوئی محتاج نہ رہے گا۔ اس اہم اصول کی طرف آیت 184 کے اگلے حصے میں اشارہ کیا گیا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 184:

اور جو شخص نیکی کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہے‘‘۔ ’’

اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس سادہ سی حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ دوسروں کی مدد کرنا درحقیقت اپنے آپ کی مدد کرنا ہے کیونکہ یہ انہیں ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ باب 17 الاسراء، آیت 7:

]اور کہا[، "اگر تم نیکی کرو گے تو اپنے لیے بھلائی کرو گے، اور اگر برائی کرو گے تو ان کے "ساتھ کرو گے۔"...

مثال کے طور پر جب تک کوئی اللہ کی خاطر دوسروں کی مدد میں مصروف رہے گا، اللہ تعالیٰ ان کے تمام معاملات میں ان کی مدد کرتا رہے گا۔ اس کی نصیحت صحیح مسلم نمبر 6853 میں موجود ایک حدیث میں کی گئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو گی اسے دونوں جہانوں میں سکون ملے گا۔ اس حقیقت کو سمجھنا انسان کو اس طرح کا برتاؤ کرنے سے بھی روک دے گا کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ، یا کسی ضرورت مند کی مدد کرتے وقت ان کا احسان کر رہے ہیں ، کیونکہ یہ غرور کے ذریعے ان کے اجر کو برباد کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے وسائل کے مطابق دوسروں کی مدد کرنے کی کوشش کرے۔

باب 2 البقرہ، آیت 184:

اور جو شخص نیکی کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہے‘‘۔ ’’

اس سے اس اہم اسلامی اصول پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ ایک شخص جو کچھ دیتا ہے وہی اسے اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ یعنی انسان کو اس کی کوششوں کے مطابق اجر ملتا ہے۔ اگر وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے میں کم سے کم کوشش کریں، جیسے کہ صرف بنیادی فرائض کی ادائیگی، جس کی انجام دہی میں دن کے ایک گھنٹہ سے بھی کم وقت لگتا ہے، تو اس کے مطابق انہیں دونوں جہانوں میں اجر وثواب حاصل ہوگا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسلمان دونوں جہانوں میں اعلیٰ درجے کی نعمتوں اور انعامات کے خواہاں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کم سے کم کوشش ہی کرتے ہیں۔ لہٰذا، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ان کی کوششوں پر غور کرنا چاہیے، جس میں اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کو عطا کی گئی نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے، اور اگر وہ اجر وثواب کے

زیادہ سے زیادہ درجے کے خواہاں ہوں تو اپنی کوششوں میں اضافہ کریں، جس کے نتیجے میں دونوں جہانوں میں ان کے ذہنی سکون میں اضافہ ہو۔ باب 5 المائدۃ، آیات 15-16:

’’ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی کے پیچھے چلتے ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

رعایتیں دینے کے بعد اللہ تعالیٰ اکثر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت میں دھکیل کر بلندی کی طرف بلاتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 184:

"... پس تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں کی اتنی ہی تعداد [قضاً] ہے۔ اور ان لوگوں پر جو [روزہ رکھ سکتے ہیں لیکن مشقت کے ساتھ] - فدیہ [بطور] ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا۔ اور جو شخص خیر خواہی کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ لیکن روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔"

انسان کو ان لاتعداد واقعات پر غور کرنا چاہیے جہاں انہوں نے دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے آپ کو اپنی حدوں میں دھکیل دیا، جیسے کہ کھیلوں میں، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے وقت یہی رویہ اپنانا چاہیے۔ ہر کوئی اپنی صلاحیتوں اور حدود کو جانتا ہے اور اس لیے اس کے مطابق کام کرنا چاہیے۔ باب 17 الاسراء، آیت 84:

کہہ دو کہ ہر ایک اپنے طریقے کے مطابق کام کرتا ہے، لیکن تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون "سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔"

باب 2 البقرہ، آیت 184:

"اگر آپ کو معلوم ہوتا۔ "

یہ بیان قرآن مجید کے مختلف مقامات پر اکثر دہرایا گیا ہے اور اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے تاکہ کوئی شخص صحیح اور غلط عمل کے درمیان فرق کو سمجھ سکے۔ اس لیے یہ لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ دوسروں کی اندھی تقلید کرنے سے اوپر اٹھیں اور اس کے بجائے ثبوت اور علم کی بنیاد پر عمل کریں تاکہ کوئی ان کے اعمال کی قدر کو سمجھ سکے۔ اچھے اور برے اعمال کی قدر کو سمجھنے والا گناہوں سے بچنے کا زیادہ امکان رکھتا ہے اور نیک اعمال کرنے کا زیادہ امکان رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 796 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ صبح سویرے اور شام کی فرض نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا کیا ثواب ہے تو وہ ان کے پاس آئیں گے خواہ انہیں تمام راستے رینگنا پڑے۔ جو شخص اس حدیث کو جانتا اور اس پر یقین رکھتا ہے وہ مسجد میں ان فرض نمازوں میں شرکت کرنے کی کوشش کرے گا، چاہے اس سے اس کے لیے کوئی مشکل پیش آئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماہ رمضان یعنی روزے کے مہینے کی خاص نوعیت کا ذکر کیا۔ باب 2 البقرہ، آیت 185:

"...رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا "

قرآن مجید کو شب قدر میں محفوظ شدہ تختی سے ایک ہی وقت میں اتارا گیا۔ باب 97 القدر، آیت 1:

‘‘بے شک ہم نے اس)یعنی قرآن (کو شب قدر میں نازل کیا۔’’

اس کے بعد اسے نچلے ترین آسمان میں ہاؤس آف مائٹ میں رکھا گیا۔ پھر اسے 23 سال کے دوران فرشتہ جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ اس کا تذکرہ تفسیر القرطبی جلد 1 صفحہ 472 میں ہوا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم کی بعض بابرکت صفات کا ذکر فرمایا۔ باب 2 البقرہ، آیت 185:

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے‘‘۔

اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ قرآن پاک لوگوں کو ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی کی راہنمائی کرتا ہے، جب تک کہ وہ اس کی تعلیمات کے مطابق عطا کی گئی نعمتوں کو استعمال کریں۔ لیکن، دوسرے مذاہب اور طرز زندگی کے برعکس، قرآن پاک لوگوں کو اس کی صداقت کے ثبوت اور ثبوت کے بغیر اس کی اندھی تقلید کرنے کی دعوت نہیں دیتا۔ اس کے بجائے ہر مرحلے پر جب بھی قرآن پاک لوگوں کو کسی اچھی خاصیت کو اختیار کرنے یا کسی خاص منفی صفت کو چھوڑنے

یا کسی خاص ضابطہ اخلاق کو اپنانے کی دعوت دیتا ہے تو یہ واضح ثبوت اور ثبوت فراہم کرتا ہے کہ اس کی نصیحت کس طرح افراد اور معاشرے دونوں جہانوں میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 185:

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت کی کھلی دلیلیں..."

یہ نہ صرف لوگوں کو ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی کی رہنمائی کرتا ہے بلکہ اس کے نظریہ اور تعلیمات کی تائید کرنے والے واضح ثبوت بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، جیسا کہ دیگر تمام مذاہب اور طرز زندگی اس کے پیروکاروں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جس چیز کی سچائی کی وکالت کرتے ہیں اس پر بھروسہ کریں، بجائے اس کے کہ وہ واضح ثبوتوں پر غور کریں اور اپنے لیے یہ نتیجہ نکالیں کہ جس کی انہیں دعوت دی جا رہی ہے وہ سچ ہے۔ باب 34 سبا، آیت 46:

’’ کہہ دو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے جوڑے اور الگ الگ کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو۔‘‘ …”

باب 12 یوسف، آیت 108 اور:

’’ کہہ دو یہ میرا راستہ ہے، میں بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں اور وہ لوگ جو میری پیروی کرتے ہیں…‘‘

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں جو قرآن پاک میں موجود واضح شواہد اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات پر مبنی ہیں تاکہ وہ ایمان کا یقین حاصل کر سکیں، بجائے اس کے کہ وہ دوسرے لوگوں کے احکامات اور نصیحتوں کی بنیاد پر ان کی اندھی تقلید کریں۔ یقین کا یقین اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ ہر حال میں اسلام کی تعلیمات پر ثابت قدم رہیں، خواہ آسانی کا وقت ہو یا مشکل، جس کے نتیجے میں ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی ملتی ہے۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی بسر کریں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔"

جبکہ کمزور عقیدہ رکھنے والا جو دوسروں کی اندھی تقلید میں جڑا ہوا ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ثابت قدم رہنے کا امکان کم ہے، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے، ہر حال میں، جیسے کہ مشکلات کے وقت۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے انحراف ، دونوں جہانوں میں مصیبت، تناؤ اور مشکلات کا باعث بنتا ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کو تفریح اور تفریح کے لمحات کا سامنا کرنا پڑے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قابو اور قدرت سے نہیں بچ سکتے۔ باب 9 توبہ آیت 82:

"پس وہ تھوڑا ہنسیں اور]پھر [زیادہ روئیں جتنا وہ کمایا کرتے تھے۔"

باب 20 طہٰ، آیات 124-126:

اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے "
قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ "وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جب کہ
میں دیکھ رہا تھا؟)اللہ (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا
دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

:باب 2 البقرہ، آیت 185

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت اور معیار ’’
‘‘...کی کھلی دلیلیں

قرآن پاک ایک معیار ہے کیونکہ یہ اچھے اور برے میں فرق کرتا ہے، مفید چیزوں کو بیکار چیزوں سے اور ذہنی سکون حاصل کرنے کے لیے تناؤ سے بھری زندگی سے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کوئی معاشرہ کتنا ہی ترقی یافتہ ہو جائے، چاہے وہ انسانوں کی ذہنی اور جسمانی حالت جیسے مختلف موضوعات میں کتنا ہی علم حاصل کر لے، وہ کبھی بھی ایسا ضابطہ اخلاق تشکیل نہیں دے پائیں گے جو مکمل طور پر انسانوں کی فطرت کے لیے موزوں ہو اور جو تمام حالات، ریاستوں اور منظرناموں کو پورا کرتا ہو جو لوگ بحیثیت فرد یا معاشرہ زمین پر اپنی زندگی کے دوران سامنا کر سکتے ہیں۔ اس کا حصول محض ناممکن ہے، کیونکہ لوگ اب بھی انسان کے مخصوص عناصر کے بارے میں نئی چیزیں دریافت کر رہے ہیں، جیسے کہ انسانی دماغ کے مختلف حصوں کے پیچھے کا مقصد، ایک کامل ضابطہ اخلاق تشکیل دینے کے لیے کافی علم حاصل کرنا چھوڑ دیں جس سے معاشرے میں ذہنی سکون اور انصاف ہو۔ اس کو حاصل کرنے والا صرف اللہ ہی ہے جو کہ اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور جیسا کہ اس کا علم لامحدود ہے اور ماضی، حال اور مستقبل کو گھیرے ہوئے ہے۔ لہٰذا، صرف وہی لوگوں کو ایک ضابطہ اخلاق عطا کرنے کا حق رکھتا ہے، ایک ایسا معیار جو اچھے اور برے کے درمیان واضح طور پر فرق کرتا ہے، مفید چیزوں کو بیکار چیزوں سے اور ذہنی سکون حاصل کرنے کے لیے تناؤ سے بھری زندگی سے۔ تاریخ واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ جب اس معیار کو لوگوں کی زندگیوں میں صحیح طور پر لاگو کیا گیا تو اس سے

معاشرے میں ذہنی سکون، انصاف اور امن پھیلتا ہے۔ لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس معیار کو قبول کریں جو انہیں دیا گیا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، چاہے اس کے کچھ پہلو ان کی خواہشات کے خلاف ہوں۔ انہیں ایک عقلمند مریض کی طرح برتاؤ کرنا چاہیے جو اپنے ڈاکٹر کے طبی مشورے کو قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہترین ہے، باوجود اس کے کہ انہیں کڑوی دوائیں تجویز کی جاتی ہیں اور ایک سخت خوراک کا منصوبہ۔

باب 2 البقرہ، آیت 185:

’’ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت اور معیار کی کھلی دلیلیں...‘‘

قرآن پاک میں الفاظ بے مثال ہیں اور اس کے معانی سیدھے سادے طریقے سے بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے الفاظ اور اشعار انتہائی فصیح و بلیغ ہیں اور کوئی کتاب اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ قرآن پاک میں پچھلی امتوں کی تاریخ کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے حالانکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخ میں تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ ہر نیکی کا حکم دیتا ہے اور ہر برائی سے روکتا ہے۔ جو ایک فرد پر اثر انداز ہوتے ہیں اور جو پورے معاشرے کو متاثر کرتے ہیں، تاکہ ہر گھر اور معاشرے میں انصاف، سلامتی اور امن پھیل جائے۔ قرآن مجید مبالغہ آرائی، جھوٹ یا کسی بھی جھوٹ سے اجتناب کرتا ہے، شاعری، کہانیوں اور افسانوں کے برعکس۔ تمام آیات فائدہ مند ہیں اور ان کا عملی طور پر کسی کی زندگی پر اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ جب قرآن پاک میں ایک ہی کہانی کو دہرایا جاتا ہے تو مختلف اہم اسباق کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ دوسری تمام کتابوں کے برعکس، قرآن پاک کا بار بار مطالعہ کرنے پر کوئی شخص بور نہیں ہوتا۔ قرآن پاک وعدے اور تنبیہات فراہم کرتا ہے اور ناقابل تردید اور واضح دلائل کے ساتھ ان کی تائید کرتا ہے۔ جب قرآن پاک کسی ایسی چیز پر بحث کرتا ہے جو تجریدی معلوم ہو سکتی ہے، جیسے صبر کو اپنانا، تو یہ ہمیشہ اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنے کا ایک سادہ اور عملی طریقہ فراہم کرتا ہے۔ یہ لوگوں کو اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جس میں خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری شامل ہے، ان نعمتوں کا استعمال کرتے ہوئے جو انہیں اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، اور اس طرح انہیں ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی کو یقینی بنانا ہے۔ یہ سیدھا راستہ اس شخص

کے لیے واضح اور پرکشش بناتا ہے جو ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں حقیقی کامیابی چاہتا ہے۔ قرآن پاک کا علم لازوال ہے کیونکہ اس کا اطلاق ہر معاشرے اور دور میں ہو سکتا ہے۔ یہ ہر جذباتی، معاشی اور جسمانی مشکل کا علاج ہے جب اسے صحیح طریقے سے سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ یہ ہر اس مسئلے کا حل فراہم کرتا ہے جس کا سامنا ایک فرد یا پورے معاشرے کو ہوسکتا ہے۔ صرف تاریخ کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے کہ جن معاشروں نے قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کیا وہ اس کی ہمہ گیر اور لازوال تعلیمات سے کس طرح مستفید ہوئے۔ صدیاں گزر گئیں ابھی تک قرآن پاک میں ایک حرف بھی نہیں بدلا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا۔ تاریخ کی کوئی اور کتاب اس معیار کی حامل نہیں ہے۔ باب 15 الحجر، آیت 9:

بے شک ہم نے ہی اس پیغام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں‘‘۔’’

اللہ تعالیٰ نے ایک کمیونٹی کے اندر پائے جانے والے بنیادی مسائل پر بحث کی اور ان سب کا عملی علاج بھی تفصیل سے بتایا۔ جڑ کے مسائل کو درست کرنے سے، ان گنت شاخوں کے مسائل جو ان سے پیدا ہوتے ہیں خود بخود درست ہو جائیں گے۔ اس طرح قرآن پاک نے ان تمام چیزوں کو بیان کیا ہے جن کی ایک شخص اور معاشرے کو دونوں جہانوں میں کامیابی کے لیے ضرورت ہے۔ باب 16 النحل، آیت 89:

‘‘اور ہم نے آپ پر ہر چیز کی وضاحت کے لیے کتاب نازل کی ہے۔’’

یہ سب سے بڑا لازوال معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے۔ لیکن حق کی تلاش اور اس پر عمل کرنے والوں کو ہی اس سے فائدہ پہنچے گا جبکہ اپنی خواہشات اور اس سے چیری چننے والوں کو دونوں جہانوں میں نقصان ہی ہوگا۔ باب 17 الاسراء، آیت 82:

”اور ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، لیکن یہ ظالموں کے لیے نقصان کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔“

اللہ تعالیٰ پھر رمضان کے مہینے میں روزے کے اہم فرض کو پورا کرنے کی تاکید کرتا ہے لیکن اس میں ان لوگوں کے لیے رعایت بھی شامل ہے جو اس سے قاصر ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 185:

"... پس جو کوئی اس مہینے کا چاند دیکھ لے، اسے چاہیے کہ اس کا روزہ رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد کے برابر...

اسلام کے اندر احکامات، ممانعتیں، رعایتیں اور نصیحتیں سب کا مقصد دونوں جہانوں میں لوگوں کو ذہنی سکون کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ انہیں اس لیے نہیں دیا گیا کہ لوگوں پر مشکل پیدا ہو جائے۔ باب 2 البقرہ، آیت 185:

”اللہ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تم پر سختی نہیں چاہتا۔“

حالانکہ کوئی غلط دعویٰ کر سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے آسانیاں چاہتا ہے تو وہ ان کو جو چاہے کرنے کی اجازت دے سکتا تھا۔ لیکن یہ لوگوں کے لیے آسانی کا باعث نہیں بنے گا، کیونکہ ان کے پاس یہ تعین کرنے کے لیے علم اور دور اندیشی کی کمی ہے کہ ان کے لیے کیا اچھا ہے۔ یہ ہر شخص کی زندگی میں ان گنت مثالیں ہیں جہاں وہ صرف اس بات کا احساس کرنے کے لیے کسی چیز کی خواہش کرتے تھے کہ وہ ان کے لیے برا ہے اور جب وہ کسی چیز کو ناپسند کرتے ہیں تو

صرف یہ سمجھنے کے لیے کہ وہ ان کے لیے اچھا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تمام لوگ ایسے شیر خوار ہوتے ہیں جو غلط وقت پر غلط چیز کی خواہش کرتے ہیں، جیسے کہ نزلہ زکام کے وقت آئس کریم۔ جس طرح ایک اچھے والدین اپنے بچے کو ان کی خواہشات سے انکار کرکے ان کی حفاظت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ہر شخص کے لیے کیا بہتر ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے، انہیں بس اس کی اطاعت کرنا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

"لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ایک اور مثال ایک طبی ڈاکٹر کی ہے جو کڑوی دوائیں اور سخت ڈائٹ پلان تجویز کرتا ہے۔ ظاہری طور پر ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنے مریض کے لیے مشکل چاہتے ہیں لیکن کوئی بھی عقل مند سمجھے گا کہ وہ درحقیقت اپنے مریض کے لیے ذہنی اور جسمانی سکون چاہتے ہیں، کیونکہ ان کی تجویز کردہ کڑوی دوائیں اور سخت ڈائٹ پلان اس کا باعث بنے گا، اگر ان کا مریض ان کے مشورے کو قبول کرے اور اس پر عمل کرے۔ کسی کو صرف ان امیروں اور مشہوروں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے جو اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ ان نعمتوں کا غلط استعمال کرتے ہیں جو انہیں عطا کی گئی ہیں اور یہ کس طرح ذہنی صحت کے مسائل، جیسے کہ تناؤ، ڈپریشن اور خودکشی کے رجحانات کا باعث بنتا ہے، یہ سمجھنے کے لیے کہ ذہنی سکون کسی کی خواہشات پر مبنی زندگی گزارنے میں مضمر نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی انسان کے دماغ اور جسم کو جانتا ہے اور جیسا کہ اس کا علم ماضی، حال اور مستقبل سمیت تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے، وہی جانتا ہے کہ ہر شخص کے لیے کیا بہتر ہے۔ باب 42 اشورہ، آیت 27:

" اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراخی کر دیتا تو وہ تمام روئے زمین پر ظلم کرتے۔ لیکن وہ جس مقدار میں چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں سے باخبر اور دیکھنے والا ہے۔‘‘

اس کے علاوہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ، اکیلا، کائنات کو کنٹرول کرتا ہے اور خاص طور پر، لوگوں کے روحانی دلوں، ذہنی سکون کا گھر، وہی فیصلہ کرتا ہے کہ کس کو ذہنی سکون ملے اور کس کو نہیں۔ لہٰذا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا وہ ان نعمتوں کا غلط استعمال کرے گا جو دونوں جہانوں میں مصائب، پریشانی اور تناؤ کا شکار ہوگا۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام قرار دی ہیں جن کے نقصانات ان سے حاصل ہونے والے فائدے سے زیادہ ہیں۔ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی ممانعت کے پیچھے بہت سی سائنسی اور منطقی وجوہات ہیں جیسے شراب کی حرمت۔

لہٰذا اس کے احکام، ممانعتیں، رعایتیں اور نصیحتیں ہر شخص کے لیے بہترین ہیں کیونکہ اسی سے دونوں جہانوں میں ذہنی اور جسمانی سکون حاصل ہوتا ہے، خواہ یہ بات لوگوں پر ان کی جہالت اور کم نظری کی وجہ سے ظاہر نہ ہو۔ باب 7 الاعراف، آیت 157:

" وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، ان پڑھ نبی، جسے وہ تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور ان کے لیے اچھی باتوں کو حلال کرتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور ان کے بوجھ اور طوق کو دور کرتا ہے جو ان کے اوپر تھے۔"

باب 2 البقرہ، آیت 185:

..." اور جو شخص پس جو کوئی اس مہینے کا چاند دیکھ لے، اسے چاہیے کہ اس کا روزہ رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے لیے تنگی کا ارادہ نہیں کرتا اور تم مدت پوری کرنا چاہتا ہے۔''

اس خاص معاملے میں، اللہ تعالیٰ روزے کے ذریعے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، جیسا کہ روزہ مسلمانوں کو تقویٰ اختیار کرنے کے لیے روحانی اور جسمانی تربیت کی ضرورت ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ ان نعمتوں کو استعمال کریں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی ملتی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 183:

'' اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

جیسا کہ پہلے تفصیل سے بات کی گئی ہے، روزہ انسان کو اپنی نیت، قول اور فعل پر اپنا کنٹرول بڑھاتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر مزید مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔ لہٰذا، مسلمان اپنی روحانی اور جسمانی تربیت کے دوران کچھ مشکلات سے گزرتے ہیں جب وہ روزہ رکھتے ہیں تاکہ بے شمار فوائد حاصل کریں، جیسے ذہنی اور جسمانی سکون۔ یہ ایک ایسے کھلاڑی کی طرح ہے جو ان گنت گھنٹوں کی مشکل مشقوں اور ایک سخت ڈائٹ پلان سے گزرتا ہے تاکہ وہ اپنے کھیل میں کامیابی حاصل کر سکے یا اس طالب علم کی طرح ہے جو ایک اچھی نوکری حاصل کرنے کے لیے نظر ثانی کرنے اور امتحان دینے میں وقت گزارتے وقت کچھ دشواری کا سامنا کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ زندگی بھر اپنی مالی ضروریات کا خیال رکھ سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، روزہ، جو انسان کو اپنی نیت، گفتار اور اعمال پر قابو پانے کی اجازت دیتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر زیادہ مضبوط رہیں، ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے انسان اللہ

تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، کیونکہ ان کے پاس جو بھی اچھی چیز ہے وہ اس کے علاوہ کسی اور نے پیدا کی ہے اور عطا کی ہے اور وہ اکیلا ہی ان کو ذہنی سکون اور دنیا دونوں میں کامیابی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 185:

"کرو اس کے لیے جس کی اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔ اور شاید آپ شکر گزار ہوں گے۔

روزہ اس بات کو یقینی بنا کر کہ صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے عمل کرتا ہے، اپنی نیت کے ذریعے شکر گزاری کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس رویے کی ایک مثبت علامت یہ ہے کہ وہ لوگوں سے کسی معاوضے یا شکرگزاری کی امید نہیں رکھیں گے اور نہ ہی امید رکھیں گے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ لوگوں کی خاطر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر نہیں پائے گا۔ جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی تقریر کے ذریعے شکر ادا کرنے میں مدد ملتی ہے، کیونکہ یہ انہیں اچھی بات کہنے یا خاموش رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور روزہ انسان کو اپنے اعمال کے ذریعے شکرگزار ہونے میں مدد دیتا ہے کیونکہ یہ انہیں ان نعمتوں کا استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے جو انہیں عطا کی گئی ہیں، جیسے کہ اپنا وقت اور مال، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے طریقوں میں، جیسا کہ قرآن پاک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ شکر گزاری کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا دونوں جہانوں میں نعمتوں، بخشش، رحمت اور ذہنی سکون میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

‘‘ ... اگر تم شکر گزار رہو گے تو میں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا’’

اور باب 16 النحل، آیت 97:

"جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی بسر کریں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔"

لیکن جو شخص شکر ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اس کے بدلے ان نعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے جو ان کو دی گئی ہیں، وہ یہ پائے گا کہ ان کے پاس جو نعمتیں ہیں، جیسے شہرت اور دولت، دونوں جہانوں میں ان کے لیے تناؤ، پریشانی اور پریشانی کا باعث بنیں گی، چاہے انہیں تفریح اور تفریح کے لمحات ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اکیلے ہی ان کے روحانی قلب، دماغ کے سکون کو کنٹرول کرتا ہے۔ باب 9 توبہ آیت 82:

"پس وہ تھوڑا ہنسیں اور [پھر] زیادہ روئیں جتنا وہ کمایا کرتے تھے۔"

باب 20 طہٰ، آیات 124-126:

"اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ "وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جب کہ میں دیکھ رہا تھا؟)اللہ (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

اچھے کردار پر 500 سے زیادہ مفت ای بکس

500+ FREE English Books & Audiobooks / كتب عربية / اردو کتب/ Buku Melayu / বাংলা বই / Libros En Español / Livres En Français / Libri Italiani / Deutsche Bücher / Livros Portugueses:

https://shaykhpod.com/books/

Backup Sites for eBooks: https://shaykhpodbooks.wordpress.com/books/
https://shaykhpodbooks.wixsite.com/books
https://shaykhpod.weebly.com
https://archive.org/details/@shaykhpod

YouTube: https://www.youtube.com/@ShaykhPod/playlists

AudioBooks, Blogs, Infographics & Podcasts: https://shaykhpod.com/

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

روزانہ بلاگز: www.ShaykhPod.com/Blogs
AudioBooks : https://shaykhpod.com/books/#audio
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/cast
Podcasts: Live https://shaykhpod.com/live

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ : https://archive.org/details/@shaykhpod